علوم و معارف

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

۴۲۔ متعہ کیلئے بہانہ | فرمایا : کیا کہوں بعض لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ہوائے نفسانی کیلئے بہانہ ڈھونڈا کرتے ہیں۔ جیسے حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے شائقان متعہ کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ لوگ متعہ کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں، جہاں م، ت، ع آئکو ملا انہوں نے متعہ ثابت کیا اور فرمایا کہ اگر متعہ ایسا ہی سستا ہے، تو شیخ سعدیؒ کے اس شعر میں بھی یہی مراد ہوگا۔ ع تمتع ز ہر گوشہ یافتم (میں نے ہر گوشہ سے فائدہ اٹھایا۔) اور میں کہتا ہوں قرآن مجید میں رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ میں بھی یہی مراد ہوگا۔ کہ انسان اور جن آپس میں متعہ کیا کرتے تھے۔ (وعظ النور ص ۲۴)

مطبع میں ملازمت، تواضع | فرمایا : حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کو ایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا علمی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں۔ البتہ قرآن کی تصحیح کر لیا کروں۔ اس میں دس روپے دے دیا کرو۔ اللہ اللہ کیا تواضع اور زہد ہے۔ اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سو روپیہ ماہوار کی نوکری آگئی۔ مولاناؒ جواب میں لکھتے ہیں آپ کی یادآوری کا شکر گذار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل و عیال کیلئے کافی ہو جاتے ہیں، اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں سے جو تین سو روپیہ ملیں گے۔ ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دو سو پچانوے روپیہ جو بچیں گے میں اُن کا کیا کروں گا۔ مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں۔ غرض تشریف نہیں لے گئے۔ اسی کے ساتھ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کو بھی لکھا تھا اور سو روپیہ تنخواہ لکھی تھی۔ مولاناؒ نے دوسرا جواب دیا کہ میں آسکتا ہوں۔ مگر

تین سو روپے سے کم میں نہیں آسکتا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا مولانا ذرا سنبھل کر جواب لکھے اگر تین سو کی منظوری پہ طلبی آگئی تو وعدہ پہ جانا ہوگا۔ تو مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے اس کے ساتھ یہ جملہ بھی بڑھا دیا کہ مگر اس میں ایک شرط ہے وہ یہ کہ جب چاہوں گا یہاں رہوں گا، جب چاہوں گا وہاں رہوں گا۔ وہ رئیس صاحب سمجھ گئے کہ ان حضرات کو آنا ہی منظور نہیں اور واقعی جانا تھوڑا منظور تھا۔ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے یہ بات ظرافت کے طور پر لکھ دی تھی۔ اللہ اکبر کس قدر استغنا تھا، ان حضرات میں واقعی اہل اللہ کو مال کی کثرت سے بھی بار ہوتا ہے۔ ان کو خیال ہوتا ہے کہ خدا جانے اس کے حقوق ہم سے ادا ہوں یا نہ ہوں۔ (خیر المال للرجال ص۲۳)

۲۴۔ ناموری کی قیمت کوڑی بھی نہیں | فرمایا: مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے ایک شادی کے متعلق جس میں بہت زیادہ خرچ کیا گیا تھا، جس میں نیت محض ناموری کی تھی۔ فرمایا کہ خرچ تو خوب کیا لیکن اتنی چیز سے ایسی چیز خریدی کہ جسکو اگر بیچنے لگیں تو پھوٹی کوڑی کو بھی کوئی نہ لے۔ وہ کیا چیز ہے۔ نام۔ (جلاء القلوب معروف بہ جام جمشید ص۴۴)

اکثر تو نام بھی حاصل نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں اتنے بڑے رئیس نے اگر ایسا کیا تو کیا کمال کیا ؎

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے　　　حاصل خواجہ بجز پندار نیست

اگر شریعت پر عمل کریں تو آخرت بھی سدھرتی ہے اور دنیا بھی برباد نہیں ہوتی ......

۲۵۔ بھنگیوں کی خدمت | فرمایا: ایک واقعہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کا دریافت ہوا کہ ایک درویش مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں امتحان درویشی لینے بڑے تزک احتشام سے آئے۔ بہت سے گھوڑے اور خادم اور بھنگی اور گھسیارے وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ مولاناؒ نے سب کی دعوت کی اور شاہ صاحب اور ان کے مخصوصین کی خدمت کیلئے مولانا نے اپنے خادم مقرر کئے اور خود شاہ صاحب کے نوکروں کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ شاہ صاحب کے نوکروں اور بھنگیوں کو اپنے ہاتھ سے اسی شان کے برتنوں میں کھانا کھلایا جیسے برتنوں میں خود کھاتے تھے۔ درویش مولاناؒ کا یہ انکسار اور خلق دیکھ کر مولاناؒ کے کمال کے قائل ہو گئے۔ (شوق اللقاء ص۳۱)

۲۶۔ صاحب حال ہونا | فرمایا: مولانا محمد قاسم صاحبؒ کا جواب اس اعتراض کے متعلق

یہ ہے کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو یہ بتلاؤ کہ وہ شمشیر زن کہاں سے آئے تھے، کیونکہ تلوار خود تو نہیں چل سکتی، تو جن لوگوں نے سب سے پہلے تلوار چلائی ہے یقیناً وہ تو تلوار سے مسلمان نہیں ہوئے تھے، کیونکہ ان سے پہلے تلوار کا چلانے والا کوئی تھا ہی نہیں، تو ثابت ہوا کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جہاد مدینہ میں آکر شروع ہوا اور اہل مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے آخر ان کو کس تلوار نے مسلمان کیا تھا۔ اور مکہ میں جو کئی سو آدمی مسلمان ہوئے اور کفار کے ہاتھوں اذیتیں برداشت کرتے تھے، آخر ان کو کس تلوار نے مسلمان کیا تھا۔
(محاسن الاسلام صـ۹) (اوج تنوج صـ۹۲) (الصلاح والاصلاح صـ۳۳)

کسی نے سچ کہا ہے ؎

کتنا عالمگیر تھا تبلیغ الفت کا فروغ گوشہ گوشہ میں جہاں کے روشنی ہوتی گئی

دراصل اسلام پھیلا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرامؓ کے اخلاق سے چنانچہ سیر و تواریخ اس پر شاہد ہیں۔ کما قال سیدی حضرت حکیم الامت تھانویؒ۔
فرمایا کہ سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشاء کے وقت (مسئلہ[1]) پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دے دیا۔ مستفتی کے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس وقت رات زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ آرام فرمائیے۔ ہم صبح ہونے پر اسکو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ گھر میں سے اسکو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ بتلایا تھا، تمہارے جانے

---

[1] ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے مستفتی کو اسکی عجلت اور جلد بازی کی بناء پر فتویٰ لکھ دیا جو ہجوم مشاغل کے باعث جلدی میں غلط لکھا گیا۔ بعد میں حضرت حکیم الامتؒ کو خیال آیا تو حضرت نے دعا کی اے اللہ میرے ہاتھ سے تو نکل گیا اب تو میری مدد فرما۔ تھوڑی دیر میں وہ شخص آیا کہ حضرت مہر تو لگائی نہیں۔ حضرت نے خدا کا شکر ادا کیا اور مسئلہ درست فرما دیا۔ اور اس سے کہا مہر تو میرے پاس نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے۔ اس کے بعد حضرت حکیم الامتؒ نے دستی فتویٰ کا جواب چھوڑ دیا۔ بلکہ ڈاک سے جواب دیتے تھے۔

کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آکر آرام فرمایا تو اس بے چینی کا سبب کیا نرا علم تھا، ہرگز نہیں۔ یہ صرف حال کا اثر تھا جو صحبت سے عطا ہوا تھا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

قال را بگذار مرد حال شو　　پیش مردے کاملے پامال شو
(مولانا رومؒ)

۲۷۔ البیلی کتابیں | فرمایا: کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے تھے کہ تین کتابیں البیلی ہیں۔ ایک کلام اللہ، ایک بخاری شریف، ایک مثنوی شریف کہ ان کا کسی سے احاطہ نہیں ہو سکا۔ بخاری شریف کے تراجم کی دلالت کہیں خفی کہیں جلی، سچ یہ ہے کہ اس کا کسی سے احاطہ نہ ہوا، ایسے ہی قرآن شریف اور مثنوی شریف کا بھی۔ (ارواح ثلاثہ صـ۳۱۷)

۲۸۔ تکبر کی اصلاح | فرمایا: کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ ہر دینی کام میں سب کے روح رواں تھے۔ اور نام رکھنے میں ہمیشہ پیچھے رہتے تھے۔ اور جس طالب علم کے اندر تکبر دیکھتے تھے اس سے کبھی کبھی جوتے اٹھوایا کرتے تھے اور جس کے اندر تواضع دیکھتے تھے اس کے جوتے خود اٹھا لیا کرتے تھے۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ صـ۵۶)

گویا یہ حالت تھی ؎

خاکساروں سے خاکساری تھی　　سر بلندوں سے انکسار نہ تھا

۲۹۔ مجتہد ہونا | فرمایا: کہ ایک بار مولانا محمد قاسم صاحبؒ مولانا گنگوہیؒ سے فرمانے لگے کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے کہ آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہماری نظر ایسی نہیں۔ بولے جی ہاں۔ ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا، اور آپ مجتہد بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے کبھی آپ پر رشک نہیں کیا۔ ایسی ایسی باتیں ہوا کرتی تھیں۔ وہ انہیں اپنے سے بڑا سمجھتے تھے اور وہ انہیں (کمالات اشرفیہ صـ۲۲۶)

۳۰۔ حق رکھنا | فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کا مال جس طرح ہو لوٹ لو۔ حالانکہ شریعت نے غدر و سرقہ کو کافر کے ساتھ بھی حرام کیا ہے بلکہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے تھے کہ کافر کا حق رکھنے سے تو مسلمان کا حق رکھ لینا اچھا ہے کہ نیکی اگر جاوے تو اپنے بھائی مسلمان ہی کے پاس جاوے، دشمن کے پاس کیوں جاوے۔ (کمالات اشرفیہ صـ۲۶۲)

★